بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک بہت بڑا کام انتخابِ خلافت کے وقت امتِ مسلمہ کو اتفاق و اتحاد کی لڑی میں پرونا ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خلافت کے بعد درپیش مشکلات کا اجمالی تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ .

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کو خلافت کے بعد جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُن کا ذکر ہو رہا تھا۔ ان میں سے پہلی مشکل جو بیان کی گئی تھی وہ آنحضرت ﷺ کی وفات کا غم تھا۔ یہ پہلا نازک اور ہولناک مرحلہ تھا جب سارے صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر کسی نے کہا کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں تو مَیں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ خوش ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ باوجود اُس بے انتہا محبت کے جو آپؓ کو حضور ﷺ سے تھی آپؓ نے توحید ہی کا درس دیا۔ کمال ہمت اور حکمت سے صحابہ کی ڈھارس بندھائی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ وہ خیالات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارے میں بعض صحابہ کے دل میں پیدا ہو گئے تھے (حضرت ابو بکرؓ نے) ایک عام جلسے میں قرآن شریف کی آیت کا حوالہ دے کر ان تمام خیالات کو دُور کر دیا۔

دوسرا بڑا کام جو آپؓ نے انجام دیا وہ انتخابِ خلافت کے وقت امتِ مسلمہ کو اتفاق و اتحاد کی لڑی میں پرونا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات سے جو دوسرا بڑا خدشہ پیدا ہوا وہ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار کا اجتماع تھا۔ انصار کسی طور سے بھی مہاجرین میں سے خلیفہ تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ اس نازک موقعے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کی کہ انتشار و اختلاف محبت و اتحاد میں بدل گیا۔

تیسرا بڑا معاملہ جسے آپؓ نے فوری سنبھالا وہ اسامہؓ کے لشکر کی روانگی کا معاملہ تھا۔ یہ لشکر شام کی سرحد پر رومیوں سے لڑائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تیار کیا تھا۔ اس لشکر کی قیادت حضرت اسامہؓ کے سپرد فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے حضرت اسامہ کو تفصیلی ہدایات بھی دی تھیں۔ اسی طرح آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک جھنڈا بھی باندھا تھا۔ اس لشکر میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سمیت اکابر صحابہ شامل تھے۔ جب کچھ لوگوں نے اس طور سے باتیں کیں کہ یہ لڑکا اکابر مہاجرین صحابہ پر امیر بنایا جارہا ہے تو رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے۔ حضرت اسامہؓ لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضور ﷺ اپنی آخری بیماری میں مبتلا تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ کی وفات پر یہ لشکر جُرف یا ذی خشب مقام سے واپس مدینہ آگیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرلی گئی تو آپؓ نے حکم دیا کہ اسامہ کی مہم پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اسامہ کے لشکر میں سے کوئی شخص مدینے میں باقی نہ رہے۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار بیان کی جاتی ہے اور ایک دوسری روایت میں سات سَو کی تعداد کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضور ﷺ کی وفات پر جہاں عرب قبائل میں فتنۂ ارتداد پھیل رہا تھا وہیں یہود و نصاریٰ بھی اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت ابو بکرؓ کو اس لشکر کی روانگی روک لینے کا مشورہ دیا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے نوچ کھائیں گے تو بھی مَیں اسامہ کے لشکر کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے جاری فیصلے کو نافذ کر کے رہوں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ لشکرِ اسامہ کی روانگی کے پس منظر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو رسول کریم ﷺ نے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا اسے روک لے؟ خدا کی قسم! اگر دشمن کی فوجیں مدینہ میں گھس آئیں اور کتے مسلمان عورتوں کی لاشیں گھسیٹتے پھریں تب بھی مَیں اس لشکر کو نہیں روکوں گا... یہ جرأت اور دلیری حضرت ابو بکرؓ میں اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ خدا نے فرمایا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ۔ جس طرح بجلی کے ساتھ معمولی تار بھی مل جائے تو اس میں عظیم الشان طاقت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے تعلق کے نتیجے میں آپؐ کے ماننے والے بھی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کے مصداق بن گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ جیش اسامہ کی روانگی کی بابت 'سِرّ الخلافۃ' میں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور یہ خبر مکّہ اور وہاں کے گورنر عتاب بن اسید کو پہنچی تو عتاب چھپ گیا اور مکّہ لرز اٹھا۔ قریب تھا کہ اس کے باشندے مرتد ہو جاتے۔

ایسے حالات میں لوگوں نے حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کو لشکر اسامہ کی روانگی سے روک لیں یا اگر لشکر روانہ کریں تو اسامہ سے بڑی عمر کے کسی شخص کو امیر مقرر فرمائیں۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ بات حضرت

ابو بکرؓ سے کہی تو آپؓ نے عمرؓ کی داڑھی کو پکڑا اور کہا کہ اے ابنِ خطاب! تیری ماں تجھے کھوئے رسول اللہ ﷺ نے اسے امیر مقرر کیا ہے اور تم مجھے کہتے ہو کہ مَیں اسے امارت سے ہٹا دوں۔

اس لشکر کی روانگی کا منظر بھی بہت حیرت انگیز تھا۔ اس وقت حضرت اسامہ سوار تھے جبکہ حضرت ابو بکرؓ پیدل چل رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت اسامہؓ سے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو حضرت عمرؓ کو میرے کاموں میں معاونت کے لیے چھوڑ دیں، حضرت اسامہؓ نے اجازت دے دی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ جب بھی حضرت اسامہؓ سے ملتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ۔

حضرت ابو بکرؓ نے لشکرِ اسامہ کی روانگی کے وقت خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں تمہیں دس باتوں کی نصیحت کرتا ہوں: تم خیانت نہ کرنا، مالِ غنیمت سے چوری نہ کرنا، بد عہدی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کسی چھوٹے بچے، بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا، کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی بکری، گائے اور اونٹ کو کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا، گرجوں کے لیے وقف راہبوں کو چھوڑ دینا، اگر کوئی تمہیں کچھ کھانے کے لیے پیش کرے تو بسم اللہ پڑھ کر کھا لینا۔ ایسے لوگ جو درمیان سے اپنے بال صاف کیے ہوں اور چاروں طرف پٹیوں کے رنگ میں بال ہوں انہیں مت چھوڑنا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکسانے والے اور جنگ میں شریک ہونے والے لوگ تھے۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت اسامہؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تمہیں کرنے کا حکم دیا تھا وہ سب ضرور کرنا۔

یہ لشکر ربیع الاول کے آخر میں روانہ ہوا اور بیس راتوں کے سفر کے بعد اہلِ اُبنی پر اچانک حملہ کر کے ان سے گذشتہ مظالم کا بدلہ لینے میں کامیاب رہا۔ بہت سا مالِ غنیمت حاصل کر کے جب حضرت اسامہؓ واپس مدینے پہنچے تو حضرت ابو بکرؓ مہاجرین اور اہلِ مدینہ کے ساتھ ان سے ملنے کے لیے باہر نکلے۔

لشکرِ اسامہ کی روانگی کے بہت سے دُور رس اثرات ظاہر ہوئے۔ تمام لوگوں نے جان لیا کہ خلیفہ کا فیصلہ کتنا بروقت اور مفید تھا اور وہ جان گئے کہ حضرت ابو بکرؓ بہت ہی عمیق نظر اور فہم و فراست کے حامل تھے۔ قبائلِ عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ عرب کی سرحدوں پر نظریں لگائے غیر ملکیوں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا۔

مشہور برطانوی مستشرق سر تھامس واکر آرنلڈ لکھتا ہے کہ یہ ان شان دار مہمات میں سے پہلی مہم تھی جس کے ذریعے مسلمان شام، ایران اور شمالی افریقہ پر قابض ہوئے اور قدیم فارسی سلطنت کو ختم کیا اور رومی سلطنت کے پنجے سے اس کے بہترین صوبوں کو آزاد کرا لیا۔

ایک چیلنج جو حضرت ابو بکرؓ کو پیش آیا وہ مانعین اور منکرینِ زکوٰۃ کا فتنہ تھا۔ ارتداد کی مختلف شکلوں میں ایک شکل یہ تھی کہ لوگ اسلام پر تو قائم رہے لیکن زکوٰۃ کی فرضیت اور اسے خلیفہ کو دینے کے وجوب سے انکار کیا۔ کبار صحابہ

سے مشورے کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ واللہ! اگر منکرینِ زکوٰۃ ایک رسّی دینے سے بھی انکار کریں گے جسے وہ حضور ﷺ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے تو بھی مَیں ان سے جنگ کروں گا۔

منکرینِ زکوٰۃ کے رویّے، ان کے ساتھ جنگ اور اس کے نتائج کا ذکر آئندہ بیان کرنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج پھر مَیں دنیا کے موجودہ حالات کے متعلق دعا کا کہنا چاہتا ہوں۔ خدا دونوں طرف کی حکومتوں کو عقل دے اور یہ لوگ انسانیت کا خون کرنے سے باز آجائیں۔ مسلمانوں کو بھی اس جنگ سے سبق سیکھنا چاہیے کہ کس طرح یہ لوگ ایک ہو گئے ہیں۔ لیکن مسلمان باوجود ایک کلمہ پڑھنے کے کبھی ایک نہیں ہوتے۔ ایک ملک تباہ کیا عراق تباہ کروایا سیریا تباہ کروایا یمن کی تباہی ہو رہی ہے اور غیروں سے کرواتے ہیں اور خود بھی کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ ایک ہوں۔ کم از کم مسلمان یہ اکائی کا ہی سبق ان سے سیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ مسلم قوم پر بھی رحم کرے مسلمانوں پر بھی رحم کرے امت مسلمہ پر رحم کرے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب یہ لوگ زمانے کے امام کو ماننے والے بھی ہوں اور جو اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ عقل اور سمجھ دے اور ساتھ ہی جہاں یہ اپنی حالتیں درست کرنے والے ہوں وہاں دنیا کے لئے دعا بھی کریں اور اپنے وسائل اور ذرائع استعمال کر کے دنیا کو جنگوں سے روکنے والے بھی ہوں نہ کہ خود جنگوں میں شامل ہونے والے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے محترمہ سیّدہ قیصرہ ظفر ہاشمی صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال ہاشمی صاحب لاہور کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید محمد علی بخاری صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ جماعتی خدمات بجالانے والی، صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعاگو، مہمان نواز، بڑی صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے محمود اقبال ہاشمی صاحب کیمپ جیل لاہور میں اسیر راہِ مولیٰ ہیں۔ ان کو جیل سے نکلنے کی اجازت تو نہیں ملی لیکن بہر حال یہ نرمی کا سلوک کیا انتظامیہ نے کہ والدہ کی میت کو جیل لے جا کر انہیں والدہ کا آخری دیدار کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہائی کے بھی جلد سامان فرمائے۔ آمین۔ حضورِ انور نے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ